روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۵

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

Ruhani Khazain

Collection of The Books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani,
The Promised Mesiah and Mahdi (1835-1908) Peace be on him.

Computerized Edition
Published in 2008

Published by:
Nazarat Ishaat Rabwah, Pakistan

Printed by:
Zia-ul-Islam Press, Rabwah

ISBN: 81 7912 175 5

اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی تیرہ سو ۱۳۰۰ کا عدد جو اِس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے۔ مگر آپ لوگوں کی اب تک آنکھ نہیں کھلی۔ آپ لوگ اِسلام کی ہمدردی کے یہی معنے سمجھتے ہیں کہ اگر ممکن ہو تو ایسے شخص کو جس کے منہ سے اسلام کی مخالفت اور توہین کا کلمہ نکلے سزا دی جائے یا دلائی جائے جیسا کہ اُمہات المؤمنین کے شائع ہونے کے وقت میں بھی یہی کارروائی کی گئی اور گورنمنٹ کو جتلایا گیا کہ ہم اِس کتاب کا جواب لکھنا نہیں چاہتے صرف سزا دلانا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ ایسی درخواست اس صورت میں قابلِ توجہ ہوسکتی تھی کہ کتاب مذکور قانون سڈیشن کے نافذ ہونے کے بعد تالیف ہوتی اس لئے وہ درخواست نامنظور ہوئی۔ اور یہ تو خود آپ لوگ اشارۃً اقرار کر چکے کہ ہم ردّ لکھنا نہیں چاہتے۔ تو گویا نہ اِدھر کے رہے اور نہ اُدھر کے رہے۔ غرض یہ عادت جوش اور اشتعال اور انتقام طلبی کی اچھی نہیں۔ اس سے اِسلام بدنام ہو رہا ہے۔ یاد رکھو کہ اب جو شخص مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام پر آوے اور لیاقت صرف اتنی ہو کہ لوگوں کو تلوار کا خوف دِکھلا کر مسلمان کرنا چاہے تو بلاشبہ وہ جھوٹا ہوگا نہ صادق۔ جن کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ سچائی اور آسمانی نشانوں کی تلوار دیتا ہے اُن کو اِس لوہے کی تلوار کی کیا ضرورت ہے۔ یہ جہالت اور سخت نادانی ہے کہ اس زمانہ کے نیم مُلّا فی الفور کہہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبراً مسلمان کرنے کے لئے تلوار اُٹھائی تھی اور انہی شبہات میں ناسمجھ پادری گرفتار ہیں۔ مگر اس سے زیادہ کوئی جھوٹی بات نہیں ہوگی کہ یہ جبر اور تعدّی کا الزام اُس دین پر لگایا جائے جس کی پہلی ہدایت یہی ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ [1] یعنی دین میں جبر نہیں چاہیئے بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بزرگ صحابہ کی لڑائیاں یا تو اس لئے تھیں کہ کفار کے حملہ سے اپنے تئیں بچایا جائے اور یا اس لئے تھیں کہ امن قائم کیا جائے۔ اور جو لوگ تلوار سے دین کو روکنا چاہتے ہیں ان کو تلوار سے پیچھے ہٹایا جائے۔ مگر اب کون مخالفوں میں سے دین کے لئے تلوار اُٹھاتا ہے اور

[1] البقرۃ:۲۵۷

مسلمان ہونے والے کو کون روکتا ہے اور مساجد میں نماز پڑھنے اور بانگ دینے سے کون منع کرتا ہے۔ پس اگر ایسے امن کے وقت میں ایسا مسیح ظاہر ہو کہ وہ امن کا قدر نہیں کرتا۔ بلکہ خواہ نخواہ مذہب کے لئے تلوار سے لوگوں کو قتل کرنا چاہتا ہے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بلاشبہ ایسا شخص جھوٹا کذّاب مفتری اور ہرگز سچا مسیح نہیں ہے۔ مجھے تو خواہ قبول کرو یا نہ کرو مگر میں تم پر رحم کر کے تمہیں سیدھی راہ بتلاتا ہوں کہ ایسے اعتقاد میں سخت غلطی پر ہو۔ لاٹھی اور تلوار سے ہرگز ہرگز دین دلوں میں داخل نہیں ہوسکتا اور آپ لوگوں کے پاس ان بیہودہ خیالات پر دلیل بھی کوئی نہیں۔ صحیح بخاری میں مسیح موعود کی شان میں صاف حدیث موجود ہے کہ یَضَعُ الْحَرب یعنی مسیح موعود لڑائی نہیں کرے گا تو پھر کیسے تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو آپ لوگ اپنے مُنہ سے کہتے ہیں کہ صحیح بخاری قرآن شریف کے بعد اَصَحُّ الْکُتُب ہے اور دوسری طرف صحیح بخاری کے مقابل پر ایسی حدیثوں پر عقیدہ کر بیٹھتے ہیں کہ جو صریح بخاری کی حدیث کے منافی پڑی ہیں۔ چاہیئے تھا کہ اگر کروڑ ایسی کتاب ہوتی تب بھی اس کی پرواہ نہ کرتے کیونکہ ان کا مضمون نہ صرف صحیح بخاری کی حدیث کے منافی بلکہ قرآن شریف سے بھی صریح مخالف ہے۔ لیکن ایک پرانے عقیدہ کے ہونے کی وجہ سے آپ لوگ غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اور دوسرے ایک یہ بھی سبب ہے کہ آپ لوگوں کے زعم میں آپ کا فرضی مسیح اور مہدی تو ظاہر ہو کر اور تمام کافروں کو قتل کر کے ان کا مال آپ لوگوں کو دیدے گا اور تمام نفسانی خواہشیں پوری کر دے گا جیسا کہ آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ لیکن میں تو اس لئے نہیں آیا کہ آپ لوگوں کو دنیا کے گندے مال میں مبتلا کروں اور آپ پر تمام ہوا و ہوس کے پورے کرنے کے دروازے کھول دوں بلکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ موجودہ دنیا کے حظ سے بھی کچھ کم کر کے خدا تعالیٰ کی طرف کھینچوں۔ پس حقیقت میں میرے آنے سے آپ لوگوں کا بہت ہی حرج ہوا ہے۔ گویا تیرہ سو برس کے مال و متاع کی آرزوئیں خاک میں مل گئیں یا یوں کہو کہ کروڑہا روپیہ کا نقصان ہوگیا۔ ﴿۱۷﴾

کاسر الصّلیب ☆ ہوا اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جبکہ چودھویں صدی کے مجدّد کی یہ خدمت ہوئی کہ وہ صلیب کو شکست دے۔ تو اس سے یہ فیصلہ ہوا کہ چودھویں صدی کا مجدّد مسیح موعود ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہی منصب مسیح موعود کا ہے۔ اِس لئے چودھویں صدی کا مجدد حق رکھتا ہے کہ اِس کو مسیح موعود کہا جائے۔ کیونکہ وہ اِس زمانہ کا مجدد ہے اور اِس زمانہ میں مجدد کی خاص خدمت کسر شوکت صلیب ہے اور خدا نے میرے وقت میں آسمان سے کسر شوکت عقائد صلیبیّہ کے لئے ایسے اسباب پیدا کر دیئے ہیں کہ ہر ایک عقلمند اُن اسباب پر نظر غور ڈال کر سمجھ سکتا ہے جو صلیبی مذہب کا صفحہ دنیا سے معدوم ہونا جس کا حدیثوں میں ذکر ہے۔ بجز اِس صورت کے کسی طرح ممکن نہیں کیونکہ عیسائی مذہب کو گرانے کے لئے جو صورتیں ذہن میں آ سکتی ہیں وہ صرف تین ہیں (۱) اوّل یہ کہ تلوار سے اور لڑائیوں سے اور جبر سے عیسائیوں کو مسلمان کیا جائے جیسا کہ عام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ اُن کا فرضی مسیح موعود اور مہدی معہود یہی کام دنیا میں آ کر کرے گا اور اس میں صرف اِسی قدر لیاقت ہوگی کہ خونریزی اور جبر سے لوگوں کو مسلمان کرنا چاہے گا لیکن جس قدر اس کارروائی میں فساد ہیں حاجتِ بیان نہیں۔ ایک شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ دلیل کافی ہوسکتی ہے کہ وہ لوگوں کو جبر سے اپنے دین میں داخل کرنا چاہے۔ لہٰذا یہ طریق اشاعتِ دین کا ہرگز درست نہیں ہے اور اِس طریق کے اُمیدوار اور اس کے انتظار کرنے والے صرف وہی لوگ ہیں جو درندوں کی صفات ﴿۲۱﴾

☆ صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں مسیح موعود کا نام کاسر الصّلیب رکھا ہے اور درحقیقت سچے مسیح موعود کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی علامت ٹھہرائی ہے کہ اس کے ہاتھ پر کسر صلیب ہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح موعود ایسے زمانہ میں آئے گا جبکہ ہر طرف سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ جن کی پرزور تاثیروں سے صلیبی مذہب عقلمندوں کے دلوں میں سے گرتا جائے گا۔ چنانچہ یہ وہی زمانہ ہے مگر افسوس کہ ہمارے مخالف مولویوں نے اس جگہ بھی کسر صلیب سے جہاد مراد لے لیا ہے۔ منه

اپنے اندر رکھتے ہیں☆ اور آیت لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ [1] سے بے خبر ہیں۔ دوسری صورت صلیبی مذہب پر غلبہ پانے کی یہ ہے کہ معمولی مباحثات سے جو ہمیشہ اہلِ مذہب کیا کرتے ہیں۔ اس مذہب کو مغلوب کیا جائے مگر یہ صورت بھی ہرگز کامل کامیابی کا ذریعہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اکثر مباحثات کا میدان وسیع ہوتا ہے اور دلائلِ عقلیہ اکثر نظری ہوتے ہیں اور ہر ایک نادان اور موٹی عقل والے کا کام نہیں کہ عقلی اور نقلی دلائل کو سمجھ سکے۔ اسی لئے بت پرستوں کی قوم باوجود قابلِ شرم عقیدوں کے اب تک جابجا دنیا میں پائی جاتی ہے۔ تیسری صورت صلیبی مذہب پر غلبہ پانے کی یہ ہے کہ آسمانی نشانوں سے اسلام کی برکت اور عزت ظاہر کی جائے اور زمین کے واقعات سے امورِ محسوسہ بدیہیہ کی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ جسمِ عنصری کے ساتھ آسمان پر گئے بلکہ اپنی طبعی موت سے مر گئے۔ اور یہ تیسری صورت ایسی ہے کہ ایک متعصب عیسائی بھی اقرار کر سکتا ہے کہ اگر یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے تو پھر عیسائی مذہب باطل ہے اور کفارہ اور تثلیث سب باطل اور پھر اس کے ساتھ جب آسمانی نشان بھی اسلام کی تائید میں دکھلائے جائیں تو گویا اسلام میں داخل ہونے کے لئے تمام زمین کے عیسائیوں پر رحمت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ سو یہی تیسری صورت ہے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے ایک طرف تو مجھے آسمانی نشان عطا فرمائے ہیں اور کوئی نہیں کہ ان میں میرا مقابلہ کر سکے۔

☆ تمام سچے مسلمان جو دُنیا میں گذرے کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوا کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہیئے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دُنیا میں پھیلا ہے۔ پس جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہیئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے۔ منہ

[1] البقرۃ : ۲۵۷